Core Part - III
Paper - VI

اردو تنقید پر ایک نظر

(پروفیسر کلیم الدین احمد)

سوال نمبر ۳ کلیم الدین احمد نے بیان کردہ کئی اور بت شکنی کے باوجود جگہ جگہ تضاد کا رنگ بھی جھلکتا ہے۔ پھر بھی وہ عام تنقید کے رہبر ہیں۔
آپ کا کیا خیال ہے؟ یا
اردو تنقید پر ایک نظر کی روشنی میں کلیم الدین احمد کی ناقدانہ شعور کا جائزہ لیجئے۔

جواب: کلیم الدین احمد کی قدآور شخصیت بحیثیت نقاد انتہائی معروف ہے۔ ان کے تنقیدی شعور میں ہم مغرب کی تقلید اور اشتراکیت دشمنی پاتے ہیں۔ وہ "الف۔ آر۔ لیوس" کے شاگرد ہیں۔ لیوس کی طرح ان کے یہاں ادب کا انسانی اور اخلاقی پہلو سے گہری شیفتگی ہے۔ اس کے ساتھ کڑی اور بت شکنی بھی ملتی ہے۔ جو بعض اوقات ناگوار معلوم ہوتی ہے لیکن ان کی انتہاپسندی کو جب سنجیدگی سے پڑھا جاتا ہے تو ان کے تنقیدی شعور سے پوری واقفیت حاصل ہوتی ہے۔ ان کی عالمانہ بصیرت اور وسیع النظری ہی ہے کہ اردو تنقید کے تمام پرانے اور نئے تذکروں کو پڑھا اور پرانے اور نئے ادبی شہ پاروں کا بغور مطالعہ کیا۔ بڑے اعتماد اور یقین کے ساتھ ادب پاروں پر ان کی نگاہ اٹھی ہے۔ قابل اصلاح باتوں کو زوردار یقین کے ساتھ پیش فرمایا ہے۔ انہوں نے تنقید برائے تنقیص نہیں بلکہ تنقید برائے اصلاح کا معیار پیش کیا ہے۔ وہ محض انگریزی ادب کے تنقید کے ترجمان نہیں ہیں بلکہ انہوں نے ادب کے بنیادی نظریات پر خود بھی غور و فکر و تحقیق و جستجو کیا ہے۔ اپنے منفرد تاثرات کو پیش بھی کیا ہے۔ ایک حقیقی نقاد کی جملہ اوصاف حسنہ سے وہ پوری طرح مسلح تھے۔ وسعت اور محنت کے اعتبار سے بھی ان کی معلومات اور فہم و ادراک میں وسعت تھی۔ اس کا ثبوت ان کے نظریہ تنقید ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

"باغبان آتا ہے دیکھتا ہے کہ پودوں کے پتے مرجھانے لگے ہیں، شاخیں بھی خشک ہو چکی ہیں، وہ ایک قینچی لاتا ہے اور پتوں اور شاخوں کو بے دردی سے کاٹ چھانٹ کرنے لگتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ شاید پودے بھی سمجھتے ہوں کہ باغبان نہایت بے درد ہے۔ بے قصور پودوں کی حسین ٹہنیوں کو کاٹ کر اسے خوشی ہوتی ہے جو پودے ابھی کتنی خوشی سے جھومتے اور پھولے ہوئے تھے اب لٹے ہوئے شرمندہ اپنی بدحالی پر شرمندہ کھڑے ہیں اور باغبان کی بے دردی کی شکایت کر رہے ہیں۔ لیکن باغبان جانتا ہے کہ یہ بے دردی ضروری ہے۔ پودوں کے حق میں مفید ہے اور ان کی آئندہ نشو و نما کی ذمہ دار۔ اگر مرجھائے ہوئے پتے چھوڑ دیئے جائیں، اگر خشک ہونے والی ڈالی کاٹ چھانٹ نہ جائیں تو پودے کی نشو و نما رک جائے گی۔"

اس تنقیدی شعور سے کام لے کر کلیم الدین احمد نے ایک ماہر جراح کی طرح اردو ادب کے ناسور پھوڑوں پر عمل جراحی کی ہے تاکہ اردو ادب کے بدنما اور ناسور مادوں کی طرح خارج ہو جائیں اور صحت مند خون کی روانی شروع ہو تاکہ اردو ادب اپنے دامن میں زندگی کی توانائی لے کر آگے بڑھ سکے۔ سچ تو یہ ہے کہ انہوں نے وقت کی کڑی اور بت شکنی ہی نہیں کی ہے بلکہ نئی تعمیر کے میدان بھی فراہم کئے ہیں۔

ایک عظیم نقاد کی حیثیت سے انہوں نے حقیقی ادب کا شعور عطا کیا ہے۔ ادب کو محض تفریح طبع کی چیز ماننے سے انہوں نے انکار کیا ہے۔ ادب کے اندر زندگی کی تفصیل دیکھنے کے وہ قائل تھے۔ یہی وہ بات تھی جس کی وجہ کر انہوں نے مختلف شاعری پر اپنی تنقیدی

BA Part - III

Paper - VI

اردو تنقید پر ایک نظر

(پروفیسر کلیم الدین احمد)

اردو شاعری کے ایک بڑے دل عزیز صنف غزل کو نیم وحشی صنف شاعری کہہ کر فراموش
صلاحیت ورثہ کی ہے۔
ہی نہیں کیا بلکہ بت شکنی کے بعد انہوں نے نئی صورت گری کے امکانات کو بھی ابھارنے کی کوشش کی تھی۔
غزل کی جگہ مربوط فکر انگریزی شاعری کا تصور ابھارنے کی کوشش انہوں نے کی ہے۔

ان کے نزدیک غزل کا معیاری شعر وہ ہے جو ایک جامع کلمہ کا حکم رکھتا ہو
اور جس میں یہ قابلیت ہو کہ قوت حافظہ پر بے ساختہ چڑھ جائے اور زبان زد خاص و عام ہو کر
ضرب المثل یا کہاوت بن سکے۔ بیرانے شعراء کے کلام کو جب وہ حرف قافیہ پیمائی اور مجسم
معشوق کے رنگ میں پاتے ہیں تو وحشت زدہ ہو کر نیم وحشی صنف شاعری کا طعنہ دیتے اور
غزل کی توقیر کے ناقدانہ دفتر کو ردی کی ٹوکری میں ڈالنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ یہ جرأت مندی
بعض ناقدین کے نزدیک منصفانہ اقدام نہیں سمجھا گیا۔
ڈاکٹر عبد المغنی کا تاثر ہے کہ!

" کلیم الدین احمد کے خیال میں اردو تنقید عام طور پر جذباتی، شخصی اور متعصبانہ ہوا کرتی
تھی۔ اس سلسلے میں موصوف نے قدیم تنقیدی تذکرے کو مکمل تنقید کے دائرے سے خارج کر دیا
حالانکہ یہ (یعنی خاص) اور بسا اوقات بےلاگ فنی تنقید پائی جاتی ہے!!

اردو تنقید پر ایک نظر لکھتے وقت کلیم الدین احمد نے "تمہید میں ہی ایک شعر نقل کیا ہے کہ

مشکل ہے کہ اک بندۂ حق بیں و حق اندیش
خاشاک کے تودے کو کہے وہ دماوند

اور اس شعر کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

" اردو میں تنقید کا وجود محض فرضی ہے۔ یہ اقلیدس کا خیالی نقطہ ہے یا معشوق کی موہوم کمر۔
" اور پھر ردی کاغذوں کا ڈھیر کہنے کے بعد۔ کلیم الدین احمد اپنے کو سنبھالنے کی کوشش بھی کرتے نظر
آتے ہیں۔ غلطیہائے مضامین کے تحت اس بات کا اظہار کرتے ہیں۔ " لیکن انہوں نے کلام
میں جو رائے دی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ تنقید کے مفہوم سے واقف تھے اور اس کا شعور بھی رکھتے تھے"

یہی تضاد ہے جو کلیم الدین احمد کے یہاں محسوس ہوتا ہے۔ جس زور دار لفظوں میں انہوں
نے پرانے اور نئے تذکروں کو ردی کے کاغذوں کا ڈھیر کہا تھا یا فرضی وجود کا نام دیا تھا بعد
میں تنقیدی شعور کا اعتراف کرتے خود ہی اپنے دعوی سے ہٹ گئے۔

Urdu - III
Paper - VI

CLASSMATE
Date:
Page: 1

اردو تنقید پر ایک نظر

(پروفیسر کلیم الدین احمد)

سوال ۱۰۵: مولانا الطاف حسین حالی کی تنقید نگاری کے بارے میں کلیم الدین احمد کے خیالات قلمبند کیجیے۔ یا "حالی کی اہمیت تاریخی ہے شاعر کی حیثیت سے بھی اور نقاد کی حیثیت سے بھی۔ انکی اہمیت ہمیشہ باقی رہے گی" کلیم الدین احمد کے تنقیدی نظریے سے اس قول کی وضاحت کریں۔

جواب: کلیم الدین احمد کی نظر میں حالی کا مقام بحیثیت نقاد و شاعر قابل احترام اور لائق ستائش ہے۔ حالی کو وہ اردو تنقید کا بانی تسلیم کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ:

"حالی نے سب سے پہلے جزئیات سے قطع نظر کر کے بنیادی اصول پر غور و فکر کیا۔ شعر و شاعری کی ماہیت پر کچھ روشنی ڈالی اور مغربی خیالات سے استفادہ کیا۔ اپنے زمانہ، اپنے ماحول، اپنے حدود میں حالی نے جو کچھ کیا وہ بہت تعریف کی بات ہے۔ وہ اردو تنقید کے بانی ہیں اور اردو کے بہترین نقاد وہی ہیں۔"

حالی کی اس عظمت کو سر آنکھوں پر رکھتے ہوئے بھی وہ بحیثیت نقاد مقدمہ شعر و شاعری کا تجزیہ کرتے وقت فرماتے ہیں کہ حالی کے متعلق مقدمہ شعر و شاعری کے سلسلے میں کچھ لکھا جائے "مگر اس سے حالی کی تحقیر مقصود نہیں ہے۔ ان کی تاریخی اہمیت برقرار رہے گی۔ ان کی نثر نگاری، ان کی شاعری، ان کا خلوص اردو ادب کے لئے ایک بڑی عظیم چیز ہے ان کا منکر کوئی نہیں ہو سکتا ہے۔ لیکن اردو ادب کو بلندی عطا کرنے اور نئے نئے خیالات اور نئے اصول تنقید سے مالا مال کرنے کے لیے ضروری ہے کہ حالی کی غلطیوں پر بھی نگاہ ڈال جائے گی۔

کلیم الدین احمد کے مطابق حالی کو شعر و شاعری کی اہمیت کا صحیح اندازہ نہیں تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ حالی افلاطون کے ہم خیال ہیں اور شاعری کو غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ حالانکہ خود شاعر ہیں شاعری کو محض تفریح طبع قرار دینا حالی کی بھول ہے۔ شاعری تو بہترین دماغی تحریکات کا نتیجہ ہے اس سے کامل سکون ایک ابدی سرور ملتا ہے۔ جو کسی دوسری چیز سے نہیں ملتی ہے شاعری تفنن طبع کا ذریعہ نہیں ہے بلکہ مادی اور روحانی دنیا کے پائیدار قوانین کا عرفان، مکمل اور پرسکون عکس شاعری میں ملتا ہے۔ حقیقت اور اس کی پر اسرار کار فرمائیاں اس شاعری کے آئینہ میں دکھائی دیتی ہیں۔ کلیم الدین احمد کے مطابق حالی جب خود شاعری کی حقیقت سے بے خبر تھے وہ کیسے دوسروں کی رہنمائی کرتے۔ وہ فرماتے ہیں کہ:

"اس نکتہ نظر سے حالی کو خبر نہ تھی، وہ شعر و شاعری کی اہمیت اور قدر و قیمت سے واقف نہ تھے اس لیے دوسروں کو ان چیزوں سے آگاہ کرنا ان کے بس کی بات نہ تھی۔"

کلیم الدین احمد نے حالی کی سطحی نظر ہونے کی بات بھی کی ہے شاعری کے متعلق حالی کے اظہار کا حوالہ نقل کرتے ہیں۔

"شعر کی تاثیر کا کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ سامعین کو اکثر اس سے حزن یا نشاط یا جوش یا افسردگی کم یا زیادہ ضرور پیدا ہوتا ہے۔"

کلیم الدین احمد یہ تاثر رکھتے ہیں کہ حالی کو شعر و شاعری کے متعلق صحیح واقفیت نہ تھی۔ حالی کے اس قول سے بھی وہ اختلاف رکھتے ہیں کہ "شعر اگرچہ براہ راست علم اخلاق کی طرح تلقین اور تربیت نہیں کرتا لیکن از روئے انصاف اس کو اخلاق کا نائب اور قائم مقام کہہ سکتے ہیں۔"

کلیم الدین احمد فرماتے ہیں کہ اخلاق اور شاعری انتہائی اہم موضوع ہے لیکن اس موضوع پر جو خیالات حالی سپرد قلم کرتے ہیں وہ اہم نہیں ہے۔ ان میں کوئی سنجیدگی اور گہرائی نہیں ہے۔ اخلاق کو بہت ہی محدود معنی میں لینے کی وجہ کر ان کی تنقید بے اثر ہے۔ وہ حالی کی شاعری کے متعلق فرماتے ہیں کہ ان کے یہاں شاعری کی حقیقت سے بے خبری ہے۔ حالی کی حیثیت شاعری کی نہیں تاریخی ہے اسی طرح حالی شعر کے جو اوصاف مقرر فرماتے ہیں ان سے بھی کلیم الدین احمد نے اختلاف کیا ہے۔

حالی کہتے ہیں:

"شعر کی خوبی یہ ہے کہ سادہ ہو، جوش سے بھرا ہوا اور اصلیت پر مبنی ہو۔"

کلیم الدین احمد فرماتے ہیں کہ حالی نے شاعری کے متعلق جوش، سادگی اور اصلیت کی جو علیحدہ علیحدہ تشریح کی ہے وہ حقیقی اور معیاری تشریح نہیں ہیں۔ بہت سے شعراء ان کی تعریف کے معیار پر نہیں پائے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ملٹن، شیکسپیئر، غالب اور اقبال کی شاعری بھی اس معیار کو نہیں پہنچ سکتی ہے۔ ان تمام باتوں کا خلاصہ یہ ہوا کہ حالی کلیم الدین احمد کی نظر میں انتہائی معمولی فہم ادراک کے انسان تھے۔ جن کی واقفیت محدود خیالات ماخوذ، نظر سطحی، غور و فکر ناکافی، دماغ اوسط اور تمیز ادنیٰ تھی حالی اپنے زمانہ اپنے ماحول سے بے تعلق تھے۔

کلیم الدین احمد کہتے ہیں کہ حالی کا تنقیدی شعور بہت پست تھا کیوں کہ نقاد کی اپنی نظر ہوتی ہے۔ اسی نظر سے وہ نئے پرانے ادب کو دیکھتا ہے۔ اس کا تجزیہ کرتا ہے اور اس کی خوبیوں اور برائیوں کا پتہ لگاتا ہے۔ لیکن حالی نے دراصل اس سلسلے میں بہت کم کام کیا ہے۔ کیوں کہ حالی ان باتوں سے پوری طرح واقف ہی نہ تھے۔ مغربی ادب سے حالی کی واقفیت بہت کم تھی۔ وہ انگریز دوستوں سے گفتگو کی وجہ کر ان کی معلومات تھی۔

~~کلیم الدین احمد کہتے ہیں کہ حالی کا تنقیدی شعور بہت پست تھا کیوں کہ~~

کلیم الدین احمد نے حالی کی مقدمہ شعر و شاعری کی پوری طرح جراحی کر دی ہے اس کے تمام فاسد مادوں کو نکالنے کی کوشش کی ہے لیکن جیسا کہ تنقید کا مقصد واضح کرتے ہوئے کلیم الدین احمد نے بات واضح لفظوں میں بیان کرنے کے بعد بھی حالی کی عظمت کے قدر داں کی حیثیت سے کلیم الدین احمد لکھتے ہیں کہ:

"حالی کی اہمیت اب ناقد کی نہ رہی۔ ان کی حیثیت ایک تاریخی ہو گئی ہے۔ وہ بحیثیت شاعر اور نقاد ایک اہم شخصیت کے مالک ہیں۔ اردو تنقید کا ہر مورخ جب حالی کی شاعری یا تنقید نگاری پر غور کرے گا اور ادبی نقطۂ نظر سے اس کی تدوین کرے گا تو حالی کی شاعری اور تنقید دونوں فہرست میں شامل نہیں ہوگی۔ ہاں! حالی کی نثر نگاری کی اہمیت فوراً جائے گی۔ "مقدمہ شعر و شاعری" حالی کی ایک بہترین نثر ضرور ہے۔ لیکن ان کا تنقیدی شعور اور شاعری کا معیار اعلیٰ نہیں ہے۔ حالی کی تنقید سے کوئی نئی دنیا اور نئی کائنات کو روشنی نہیں مل سکتی ہے۔ مقدمہ شعر و شاعری پھر بھی ایک چیز ضرور ہے۔ قدیم اردو ادب نے اس سے بہتر تنقید کا زمانہ پیش نہیں کیا ہے۔ یہ بات حوصلہ شکن ضرور ہے۔"

کلیم الدین احمد نے ایک محقق اور نقاد کی حیثیت سے حالی کے متعلق جو فیصلہ کیا ہے، جو رائے دی ہے ممکن ہے کہ یہ باتیں قابل اعتبار نہ سمجھی جائے لیکن یہ حقیقت کو رد نہیں کرتے ہیں بلکہ فنی اعتبار سے فن کو درست کرنے کے لئے فکر کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں۔